شب برات

الحمدلله الذی شرفنا علی سائر الامم. برسالة من اختصہ من بین الانام بجوامع الکلم وجواہر الحکم. وصلی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم. ما نطق اللسان بمدحہ ونسخ القلم

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حم والکتاب المبین. انا انزلنہ فی لیلة مبرکة اناکنا منذرین. فیھا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین.

صدق اللّٰہ مولانا العلی العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاہدین والشاکرین والحمد اللّٰہ رب العالمین

محبت ذوق اور شوق کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھ لیں

اللھم صلی علی سیدنا ومولانا محمد وعلی الی سیدنا ومولانا محمد و بارک وسلم

بزرگان محترم برادران اسلام دوستوں اور بھائیو

حم والکتاب المبین انا انزلنہ فی لیلة مبرکة اناکنا منذرین

قسم ہے واضح کتاب کی بے شک ہم نے اس قرآن کو اتارا برکت والی رات میں کیوں کہ ہم ہی ڈرانے والے ہیں فیھا یفرق کل امر حکیم۔ اس رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر حکمت والے امر کا۔

سورۃ دخان کی ابتدائی آیات میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کیں۔ اس سورت میں اللہ تعالی نے ایک ایسی رات کا ذکر فرمایا جو برکت والی ہے اگرچہ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے اور بھی راتوں کا ذکر فرمایا ہے مثلاً لیلة القدر۔ لیلة الاسراء ۔ معراج کی رات یہ اسراء معراج کی رات کہلاتی ہے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک کا جو سفر ہے یہ اسراء کہلاتا ہے اور مسجد اقصیٰ سے عرش الہی تک کا جو سفر ہے معراج کہلاتا ہے لیکن اس سفر کے دونوں حصوں اور منزلوں کو کو سفر معراج اور معراج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض ایسی راتوں کا بھی ذکر فرمایا کہ وہ اللہ کے نزدیک محترم ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے دس دنوں کی اور دس راتوں کی اور قسم ہمیشہ ان چیزوں کی کھائی جاتی ہے جن کی عظمت ہو جن کا احترام کیا جاتا ہو جن کا تقدس ہو قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔ سورۃ دخان کی ان آیات میں دو باتیں سمجھنے والی ہیں فی لیلة مبٰرکة سے کون سی رات مراد ہے؟ اس کے متعلق مفسرین کی ایک بہت بڑی جماعت کا خیال ہے کہ اس سے مراد شعبان کی پندرھویں رات ہے جس کو شب برات کہا جاتا ہے دلیل: فیھا یفرق کل امر حکیم : اس رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر حکمت والے امر کا۔ تو معلوم ہوا فی لیلة مبرکة سے مراد شب برات ہے۔ دوسری بات یہ ہے انا انزلنہ فی لیلة مبارکة ہم نے نازل کیا قرآن کو برکت والی رات میں حالانکہ شب برات میں تو قرآن کا نزول نہیں ہوا۔ اس سے مراد حقیقتاً نزول قرآنی نہیں بلکہ نزولِ قرآن کا فیصلہ ہے پھر حقیقتاً قرآن کا نزول شب قدر میں ہوا

دنیا میں بہترین زندگی گزارنے کے کچھ اصول ہوتے ہیں اور بہترین آخرت حاصل کرنے کے لئے بہترین عبادت چاہیے عبادت میں تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیے نمبر1 عبادت کس جگہ کرنی چاہیے نمبر 2 عبادت کس وقت کرنی چاہیے نمبر3 کن سے پوچھ کر کرنی چاہیے ۔ کیونکہ بسا اوقات وقت کے بدلنے سے عبادت کا اجر بدل جاتا ہے اور جگہ کے بدلنے سے سے عبادت کا اجر بدل جاتا ہے تو کسی شریعت کے ماہر سے پوچھنا چاہیے کہ اس موقع پر کون سی عبادت کریں ۔
اس لیے آپ حضرات کے سامنے شب برات کے متعلق چند معروضات عرض کرنا چاہتا ہوں پندرہ شعبان کی رات جسے عام طور پر شب برات کہا جاتا ہے۔ شب کا معنی ہے رات اور برات کا معنی ہے بری ہونا یعنی شب برات ایک ایسی رات ہے کہ جس میں بندہ صحیح معنوں میں توبہ کر لے تو اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ مختلف احادیث شب برات کے متعلق آئی ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے ارشادات کو جمع کریں تو اس میں دو باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔ نمبر 1 اس رات میں قیام کرنا۔ نمبر 2 دن کا روزہ رکھنا۔ رات کے قیام کا معنٰی یہ نہیں ہے کہ پوری رات قیام کریں۔ قیام کا معنٰی یہ نہیں ہے کہ مخصوص تعداد میں رکعتیں پڑھیں۔ رات کے قیام کا معنٰی یہ بھی نہیں ہے کہ ہر رکعت میں مخصوص آیا اور مخصوص سورتیں پڑھیں۔ اور رات کے قیام کا یہ معنی بھی نہیں ہے کہ پوری رات کے قیام کو ضروری سمجھا جائے اور جو رات کا قیام نہ کرے اسے گناہ گار سمجھا جائے۔ اسی طرح جو پندرہ شعبان کا روزہ ہے اس کا معنی بھی صرف اتنا ہے کہ رکھ لیں تو بہتر ہے مستحب ہے اور اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گناہ نہ سمجھیں۔ یہ حق تعالی شانہٗ کی خاص عنایت ہے کہ بعض مبارک اوقات کی محبت اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دی ہے باوجود اس کے کہ حق تعالی شانہٗ کی عنایتیں ہر وقت انسان کے شامل حال رہتی ہیں۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ جمعہ کا اجتماع عام نمازوں سے زیادہ ہوتا ہے رمضان المبارک میں مسلمانوں کی توجہ زیادہ ہوتی ہے بنسبت اور مہینوں کے اور اسی طرح جو خاص اہمیت کی راتیں ہیں ان میں بھی ہماری رغبت زیادہ ہوتی ہے عام راتوں سے یہ بھی حق تعالی شانہ کی طرف سے بندوں پر خاص عنایت ہے۔ اور یہ عنایت اس وجہ سے ہے کہ شاید اس راستے سے ہمارا کام بن جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ایک دوسری بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جس طرح خاص مقامات میں عبادت کا درجہ بڑھ جاتا ہے اسی طرح ان مواقع پر گناہ کا وبال بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیئے نیکی چاہیے تھوڑی کریں لیکن برائی سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں۔ کیونکہ نیکی منافع کی چیز ہے جتنا کما لو گے اتنا تمہارا زرمبادلہ بن جائے گا۔ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے فرما رہے تھے اے ابوذر بوجھ ذرا تھوڑا اٹھانا اس لیے کہ گھاٹی بڑی دشوار ہے۔ اور توشہ لے کر چلنا اس لیے کہ سفر بڑا لمبا ہے۔ اور عمل کھرا لے کر چلنا اس لیے کہ پرکھنے والا بہت سمجھ رکھنے والا ہے۔ اُس کی نظر بڑی باریک ہے۔ اگر کھوٹ ملا ہوا ہوگا تو نکال دیا جائے گا وہاں کھوٹ نہیں چلتا ہمیں تو ہر چیز میں ملاوٹ کی عادت ہے۔ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ ملاوٹ نہ کرنا یعنی خالص اللہ کی ذات کیلیئے عمل ہو۔ لوگوں کو دکھانے کی خاطر نہ ہو۔

دوسری بات حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ قریب کے آسمان پر نزول فرماتے ہیں۔ اور یوں پکارتے ہیں کہ کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے؟ میں اس کی بخشش کر دوں۔ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کیا کوئی مبتلائے مصیبت ہے جو اس مصیبت سے بچنے کی درخواست کرے میں اس کو عافیت عطا کروں۔ کیا کوئی فلاں قسم کا آدمی ہے ایک ایک ضرورت کا نام لے کر اللہ تعالیٰ پکارتے ہیں۔ تو اس رات میں جہاں تک ممکن ہوسکے عبادت کرو۔ قرآن کی تلاوت کرو۔ نماز پڑھنا سب سے افضل ہے۔ لیکن اگر بیٹھ کر تسبیحات پڑھنا چاہو تو یہ بھی جائز ہے۔ غرض یہ کہ اللہ کی یاد میں جتنا وقت گزار سکتے ہیں گزاریں۔ باقی سونے کا تقاضہ ہو تو سو جاؤ۔ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ضرور پڑھ لو۔ ایک یہ کہ جہاں تک ممکن ہوسکے عبادت میں وقت گزارا جائے۔ دوسرا یہ کہ رات مانگنے کی ہے کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے۔ مانگنا کیا ہے؟ اس کی تشریح خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی مانگنے کی تین چیزیں ہیں ایک تو اللہ سے بخشش مانگو۔ دوسرا اللہ سے رزق مانگو۔ تیسرا اللہ سے عافیت مانگو۔ حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بات چیت کرنے کے لیے تشریف لائے۔ اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دعا مانگ رہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو بات کرنے کے لیے ایک طرف کردیا اور بعد میں فرمایا اے عائشہ تم دعا مانگ رہی تھیں تمہیں اپنی دعا درمیان میں چھوڑ دینی پڑی۔ تمہیں ایک جامع دعا نہ بتا دوں یعنی چھوٹے الفاظ میں بہت بڑی دعا آجائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ضرور بتا دیجئے فرمایا جو کچھ مانگنا ہے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا کرو بعد میں دعا کر لیا کرو۔ یا اللہ میں آپ سے خیر کی تمام چیزیں مانگتی ہوں جو آپ سے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں۔ اور آپ سے شر کی ان تمام باتوں سے پناہ چاہتی ہوں جس سے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ اب پیچھے رہ کیا گیا ہے۔ رزق مانگو اللہ تعالیٰ سے خوب مانگو۔ جو آپ مانگ سکتے ہیں مانگو۔ اور یہ خیال نہ کرو کہ یہ چیز کہاں مل سکتی ہے۔ مشکوۃ شریف میں حدیث قدسی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندو اگر تمہارے اول۔ تمہارے آخر۔ تمہارے پہلے تمہارے پچھلے۔ تمہارے مرد تمہاری عورتیں۔ تمہارے چھوٹے تمہارے بڑے۔ تمہارے انسان تمہارے جن۔ سارے کے سارے مل کر۔ سب متقی آدمی کی مثال بن جائیں۔ تو میری خدائی میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اور اگر تمہارے پہلے تمہارے پچھلے تمہارے مرد تمہاری عورتیں تمہارے چھوٹے تمہارے بڑے تمہارے انسان تمہارے جن سارے مل کر تم میں سب سے زیادہ برے آدمی جیسے بن جائیں تو میری خدائی میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں ہوگی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے اگلے، پچھلے، مرد، عورتیں، چھوٹے، بڑے، انسان، جن سارے کے سارے مل کر جو کچھ جس کے جی میں آئے آئے وہ مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ان کو دیتا جاؤں تو میرے خزانوں میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں ہوگی۔ اب مانگنا کیا ہے؟ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی آئے عرض کیا کہ میرے لیے دعا فرما دیجئے یعنی اللہ تعالیٰ میری دعائیں قبول کر لیا کریں۔ میں مستجاب الدعوات بن جاؤں۔ یعنی وہ لفظوں میں سب کچھ سمیٹ کر لے گئے۔

ایک مرتبہ محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے شکایت کی کہ ایاز آپ کو بہت مانتے ہیں آخر کیوں؟ محمود غزنوی نے کہا اچھا اس کی وجہ بتا دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ انہوں نے ہیرے جواہرات بکھیر دیئے اور کہا کہ جو کوئی لوٹنا چاہے یا لینا چاہے لے لے۔ جب اِذن عام ہوگیا تو سارے اٹھ کر چیزیں لینے لگے۔ آیاز جہاں تھا وہاں کھڑا رہا محمود غزنوی نے اس سے کہا ایاز تمہیں بھی اجازت ہے جو کچھ لینا چاہتے ہو لے لو۔ تو انہوں نے بادشاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا میں نے یہ لے لیا۔ جب آپ نے خود کہا ہے کہ جو چاہو لے لو میں نے تو بادشاہ کو لے لیا۔ اللہ تعالی سے جو چاہو گے ملے گا لیکن اگر اللہ تعالی سے خود اللہ ہی کو مانگ لو تو کیا وہ نہیں ملے گا ضرور ملے گا اور جس کو اللہ ہی مل گیا تو پیچھے رہ کیا گیا۔ میرے بھائیو! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی سے ساری چیزیں مانگ لو ایک چیز مانگنے کی نہ چھوڑو. سب سے پہلے اللہ تعالی سے اس کی رضا مانگو۔ اللہم انی اسئلک رضاک یا اللہ میں تجھ سے تیری رضا چاہتا ھوں۔ اور وہ راضی ہوگئے ان کی رضا مل گئی تو سب کچھ مل گیا۔

آخری بات عرض کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا اے میرے محترم چچا کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں؟ (یعنی آپ کو ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں وہ ایسا عمل ہے) کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالی آپ کے سارے گناہ معاف فرما دیں گے۔ اگلے اور پچھلے بھی۔ نئے اور پرانے بھی۔ بھول چوک سے ہونے والے اور جان بوجھ کر ہونے والے بھی۔ صغیرہ بھی اور کبیرہ بھی۔ ڈھکے چھپے بھی اور اعلانیہ ہونے والے بھی۔ (وہ عمل ہے صلاۃ التسبیح) میرے چچا اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اور اگر روزہ نہ پڑھ سکے تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ کرسکے تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لیں۔ صلاۃ التسبیح کا طریقہ اور ضروری مسائل انشاءاللہ پرنٹنگ کی صورت میں آویزاں کر دیا جائے گا۔

جو کچھ کہا سنا اللہ تعالی عمل کی توفیق عطا فرمائیں

وما علینا الا البلاغ المبین

طالب دعا: ابو طہ محمد ابرار
وٹس ایپ گروپ: علماء دیوبند لائبریری
رابطہ: 03004545376